پروفیسر خالد شبیر احمد

غزل

بے سمت سب مسافتیں ہیں میری زیست کی
جذب وجنون و عشق گر ایمان میں نہیں
سایہ فگن ہے اس پہ ہی یہ زر کی کہکشاں
جس کا سودا کوئی کھرا دکان میں نہیں
اب تو مری شناخت بھی ممکن نہیں رہی
میں آپ اپنے چہرے کی پہچان میں نہیں
رہرو ہجومِ حرص میں گم ہو کے رہ گئے
منزل کسی کے جیسے کہ دھیان میں نہیں
اونچی اڑانیں قصۂ پارینہ ہوگئیں
خواہش کوئی پرواز کی اذہان میں نہیں
روشن ہے گرچہ گھر میرا پر دل بجھا ہوا
نورِ بصیرت اب میرے وجدان میں نہیں
قوم کے رہبروں کا ہے یہ سب کیا دھرا
بجز ہراس کچھ میرے مکان میں نہیں
خالد میں اپنے آپ سے بچھڑا ہوں اس طرح
مل پاؤں اپنے آپ کو، امکان میں نہیں

☆......☆......☆

حبیب الرحمٰن بٹالوی

یہ قاتلانِ جہاں......

وطن کے دشمن۔ چمن کے دشمن
یہ قاتلانِ جہاں ہیں جتنے
ان لٹیروں کو
بھتہ خوروں کو اور چوروں کو
خودفروشوں کو۔ ان بے ہوشوں کو
چوہوں جیسے یہ مال زادے
یہ حال زادے یہ چال زادے
دشمنوں کے ایجنٹ سارے
شریف شہری انھوں نے مارے
میرے وطن کے اے چاند تارو!
شجاع، بہادر اے جاں نثارو
''اک ستا سی'' جہاں بھی ہیں اب
انھیں بھی تم چن چن کے مارو
میرے چمن کے اے باغبانو!
دوست، دشمن کو کچھ تو جانو
وطن ہمارا یہ گھر ہے اپنا
خوشی کا دیکھا ہے ہم نے سپنا
یا الٰہی! کرم تُو کر دے
ہمارا دامن امن سے بھر دے

❖❖❖❖